اکابر صوفیاء کرام اور مشائخ عظام کے عقائد و نظریات اور علوم و معارف کا بہترین مجموعہ

تصنیفِ لطیف:

قطبِ ربانی [illegible] عارف باللہ تعالیٰ

سیدی عبدالوہاب الشعرانی قدس سرہ النورانی

مترجم:

رئیس المتکلمین عالمِ باعمل، پیرِ طریقت حضرت علامہ مولانا الحاج

صاحبزادہ پیر سید محمد محفوظ الحق شاہ صاحب چشتی صابری قادری

نوریہ رضویہ پبلی کیشنز

۱۱۔ گنج بخش روڈ لاہور

سے معلول ہے رتبۂ علّت میں ہو۔ اور اس میں طویل کلام فرمایا۔

پھر فرمایا: علاوہ ازیں حکماء کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی توحید پر سب سے اہم دلیل اس کا عالم کے لئے علّت ہونا ہے۔ پس وہ توحید ذاتی ہے اس کے ساتھ بلاشک وشبہ شریک کی نفی ہو جاتی ہے۔ لیکن حق تعالیٰ کی طرف لفظ علّت کے اطلاق کے متعلق ہمارے نزدیک شرعی حکم وارد نہیں اس لئے ہم حق سبحانہ وتعالیٰ پر اس کا اطلاق نہیں کرتے۔ انتہی۔

عالم کی وجہ تسمیہ

اور آپ نے ۳۷۱ ویں باب میں فرمایا: جان لو کہ عالم کو عالم علامت کی وجہ سے کہا گیا ہے۔ کیونکہ وہ مرجح پر دلیل ہے۔ انتہی۔ اور یہ مبحث کے اوائل میں گزر چکا اور گیارہویں مبحث کے آخر میں اس مبحث کے متعلقات آئیں گے ادھر رجوع کریں۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔

خاتمہ

تخلیق عالم کی مدت

اگر کہا جائے کہ کیا خواص میں سے کسی کو عقل کے طریق سے یا کشف یا دلائل کے ذریعے مدت عالم کی مقررہ تاریخ کی معرفت پر اطلاع حاصل ہوئی؟

تو اس کا جواب شیخ نے ۳۹۰ ویں باب میں فرمایا کہ ہمیں یہ خبر نہیں پہنچی کہ کسی کو خلق عالم کی مقررہ مدت کی معرفت ہو اور یہ اس لئے کہ اکثر کواکب یقیناً فلک اطلس میں ہیں جس میں کواکب ثابتہ کا فلک نہیں ہوتا۔ اور عمریں اس کی حرکت کا ادراک نہیں کرتیں کیونکہ اس کا ثبوت آنکھوں کے لئے ظاہر ہے اس کے باوجود وہ بہت آہستہ تیرتے ہیں۔ اور عمر قاصر ہونے کی بنا پر اس کی حرکت کے ادراک سے عاجز ہے۔ کیونکہ ان میں سے ہر کوکب فلک اقصی کا ایک درجہ سو سال میں طے کرتا ہے یہاں تک کہ اس تک پہنچتا ہے تو جو سال جمع ہو جائیں وہ ان کواکب ثابتہ کا دن ہے۔ پس تو ۳۶۰ درجوں کا حساب لگا لے۔ ہر درجہ ایک سو سال کا ہے۔

فرمایا: قدیم تاریخ میں ہمارے لئے ذکر کیا گیا کہ اہرام مصر اس وقت بنائے گئے جبکہ نسر، برج اسد میں تھا۔ اور ایک نسخے میں حمل کا ذکر ہے۔ جبکہ وہ آج ہمارے نزدیک جدی میں ہے۔ پس تو اس کا حساب لگا تاریخ اہرام کے قریب پہنچ جائے گا۔ پس اس کے بانی کا پتہ چلانا ہی اس کے امر کا۔ جبکہ یہ یقینی بات ہے کہ اس کا بانی لوگوں میں سے ہے۔

شیخ عبدالکریم الجیلی شرح کلام شیخ میں فرماتے ہیں: اور معلوم ہے کہ نسر طائر ایک برج سے دوسرے تک منتقل نہیں ہوتا مگر تیس ہزار سال کے بعد۔ فرماتے ہیں کہ وہ ہمارے نزدیک آج دلو میں ہے۔ پس اس نے دس برج طے کر لئے ہیں اور ایسا نہیں ہو سکتا مگر تین لاکھ سال کے بعد۔ انتہی۔ پس دونوں شیوخ کی کلام کے درمیان نظر کی جائے اور لکھا جائے۔

شیخ محی الدین رحمۃ اللہ علیہ کا ایک خواب

شیخ محی الدین رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے نیم خواب کے درمیان دیکھا کہ کعبہ کا طواف ایک ایسی قوم کے ہمراہ کر رہا ہوں۔ جنہیں میں پہچانتا نہیں ہوں۔ انہوں نے میرے سامنے دو شعر پڑھے۔ ایک مجھے یاد ہے جبکہ دوسرا بھول گیا۔

شعر کا ترجمہ یہ ہے کہ ہم سب کے سب تمہاری طرح سالہا سال سے اس گھر کا طواف کر رہے ہیں۔

اور میں نے ان میں سے ایک کے ساتھ گفتگو کی۔ تو اس نے مجھے کہا: کیا تو مجھے پہچانتے نہیں۔ میں نے کہا: نہیں۔ تو اس نے کہا کہ میں تیرے پہلے اجداد میں سے ہوں۔ میں نے کہا: آپ کی وفات کو کتنا عرصہ گزرا؟ تو کہا کہ مجھے فوت ہوئے کچھ اوپر ۴۰ ہزار سال ہوئے۔ میں نے کہا کہ ہمارے باپ حضرت آدم علیہ السلام کو تو اتنا عرصہ نہیں ہوا۔ تو اس نے کہا: کس آدم کے متعلق بات کرتا ہے؟ یہ جو تجھ سے زیادہ قریب ہے یا کوئی دوسرا؟ تو مجھے ایک حدیث یاد آ گئی جسے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت فرمایا کہ آپ نے فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے دو لاکھ آدم پیدا کئے۔ پس میں نے اپنے جی میں کہا کہ ہو سکتا ہے کہ جس جد کی طرف مجھے اس شخص نے منسوب کیا انہیں لوگوں میں سے ہو۔ جبکہ اس بارے میں تاریخ کا کوئی علم نہیں جبکہ بلا شک وشبہ یہ عالم ہماری نزدیک حادث ہے۔ انتہی۔

نیز آپ نے ۳۶۷ ویں باب میں فرمایا کہ بعض مواقع میں مجھے حضرت ادریس علیہ السلام سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا تو میں نے آپ سے عرض کی: میں نے دوران طواف ایک شخص کو دیکھا تو اس نے مجھے بتایا کہ وہ میرے اجداد میں سے ہے۔ میں نے اس کی موت کے زمانے کے متعلق پوچھا تو اس نے کہا کہ مجھے ۴۰ ہزار سال کا عرصہ ہو چکا۔ پس میں نے اس سے حضرت آدم علیہ السلام کے متعلق سوال کیا کیونکہ ہمارے نزدیک ان کی تاریخ مقرر ہے۔ تو اس نے کہا: تو کون سے آدم کے متعلق سوال کرتا ہے قریبی آدم کے متعلق یا اس کے علاوہ؟

تو حضرت ادریس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اس شخص نے سچ کہا۔ بیشک میں اللہ تعالیٰ کا نبی ہوں اور مجھے کائنات کی وہ مدت معلوم نہیں جس پر جا کر رک جائیں۔ اور مخلوقات میں عمریں انتہاء خلق کے لئے مد ختم ہونے کے ساتھ ہیں۔ کیونکہ مخلوق کی انفاس کے ساتھ تجدید ہوتی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ ازل سے خالق ہے اور دنیا وآخرت بنتی رہے گی۔ میں نے آپ سے عرض کی: یا نبی اللہ! مجھے قیامت کی اشراط میں سے کسی شرط کی شناخت کروائیں۔ تو فرمایا: تمہارے باپ قریبی آدم کا وجود اس کی علامات میں سے ہے۔ میں نے پوچھا کیا دنیا سے پہلے اس کے علاوہ کوئی اور جہان تھا؟ تو آپ نے فرمایا: دار وجود ایک ہے اور دنیا، دنیا نہیں تھی مگر تمہاری وجہ سے۔ انتہی۔

اور آپ نے فتوحات کے ساتویں باب میں فرمایا: جان لو کہ دنیا کی عمر لاکھوں کروڑوں کے ساتھ گنی نہیں جا سکتی۔ اور ساتویں باب میں یہ بھی فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جمادات، نباتات، حیوانات کی پیدا ہونے والی چیزوں کو ۷۱ ہزار سال کے اختتام تک عالم طبعی کی خلق سے تخلیق فرمایا۔

دنیا وآخرت کی تخلیق کی عمر

پھر فرمایا کہ جب عالم طبعی کی خلق ختم ہو گئی اور اس کی عمر سے ۵۴ ہزار سال گزر گئے تو اللہ تعالیٰ نے اس دنیا کو پیدا فرمایا۔ جب اس کی عمر سے ۶۳ ہزار برس بیت گئے تو اللہ تعالیٰ نے آخرت کو جو کہ جنت وجہنم ہے پیدا فرمایا۔ پس تخلیق دنیا اور تخلیق آخرت کے درمیان ۹ ہزار سال ہیں۔ آخرت کو اسی لئے آخرت کہتے ہیں کہ یہ اتنی مدت دنیا سے مؤخر ہے۔ جس طرح کہ دنیا کا نام اولیٰ رکھا گیا کیونکہ یہ اس سے پہلے پیدا کی گئی۔ اور اللہ تعالیٰ نے آخرت کے لئے مدت مقرر نہیں فرمائی جس کی طرف اس کی بقاء ختم ہو۔ پس اس کے لئے دائمی بقا ہے۔